قال رسول اللہ ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

تالیف:
ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

www.assunnah.live

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

2

سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

أربعون حديثا

فی فضل الدعاء

اربعینِ دعا

تالیف:

ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

www.assunnah.live

نام کتاب: اربعینِ دُعا

تألیف: ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ
اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں
اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں (سورۃ الفاتحۃ آیت ۴)

فہرستِ مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

الحمد لله الذي أرسل رسوله محمدًا ﷺ بشيرا و نذيرا، و داعيا إلى الله بإذنه و سراجًا منيرًا، بعثه رحمة للعالمين، و معلمًا للأميين، بلسان عربي مبين، فقال سبحانه -و هو أصدق القائلين- ﴿هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾ (الجمعة: ٢) صلى الله عليه و على آله و صحابته أجمعين، و تابعيهم و من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين. أما بعد!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ۝۲﴾

(الجمعة: ٢)

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ۝۵۲﴾ (الشورى: ٥٢)

”(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۶۷﴾ (المائدة: ٦٧)

”اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔“

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ”فتح القدیر“ میں لکھتے ہیں کہ ”بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ“ کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھٰی

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔ [1]

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: ٤٦١٢.

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسانِ عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدة: ٣)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔ انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ .... الآية'' تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیے۔ دین کتاب و سنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝۳ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝۴﴾ (النجم: ٣-٤)

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ﴾ (النساء: ١١٣)

''اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: ''یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔''

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّی وَ یَسْمَعُ مِنْکُمْ وَ یَسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْکُمْ .)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

((عِلْمُ الْحَدِیْثِ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ کَیْفَ لَا یَکُوْنُ؟ ھُوَ بَیَانُ طُرُقِ خَیْرِ الْخَلْقِ وَ أَکْرَمِ الْأَوَّلِیْنَ وَ الْآخِرِیْنَ .))

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو؟ حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

((إِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ وَ أَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَ هُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰی رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰی مَا أُدّٰی إِلَيْهِ .)) [1]

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰی يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ ......)) [2]

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص: ٦٣.

[2] سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث: ٢٦٦٨، عن زيد بن ثابت.

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تر و تازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَ انْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَ تَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ ....))

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِى ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ ....))[1]

''یعنی ایک جماعت حق پر تا قیامت برابر قائم رہے گی۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

((هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ .))[2]

''وہ محدثین کی جماعت ہے۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُنَ أَحَادِيْثِي وَ سُنَّتِيْ وَ يُعَلِّمُوْهَا

---

[1] سنن ابو داود، كتاب الفتن، رقم الحديث: ٤٢٥٢.

[2] شرف أصحاب الحديث، ص: ٢٧.

النَّاسَ .)) [1]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارَيْنِ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا .)) [2]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کر لیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابو الدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے اسماء شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِى زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَ الْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَ كُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَ شَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: ٣١.

[2] العلل المتناهية: ١/١١١۔ المقاصد الحسنة: ٤١١.

مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں "كُتِبَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَ حُشِرَ فِي زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [1]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر "الْأَرْبَعُوْنَ، الْأَرْبَعِيْنَاتُ" کے نام سے کتب مرتب کر دیں۔ "الأربعون" سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا مختلف ابواب سے، یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب محدث عبداللہ بن المبارک (م ۱۸۱ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابو نعیم (م ۴۳۰ھ)، حافظ ابو بکر آجری (م ۳۶۰ھ)، حافظ ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م ۴۸۱ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م ۴۱۲ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م ۵۷۱ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م ۵۵۵ھ) نے "الْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م ۶۱۸ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَ الْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م ۹۱۱ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَ فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م ۶۵۶ھ) نے "الْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے "الْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص: ٤١١ ۔ مقدمة الأربعين للنووی، ص: ٢٨-٤٦ ۔ شعب الإيمان للبيهقی: ٢/٢٧١، برقم: ١٧٢٧.

مُسْلِمٍ" اورابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِی السُّنَنِ الْکُبْرٰی لِلْبَیْهَقِیِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م۹۰۲ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ کِتَابِ "اَلْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِیِّ" تحریر کی۔

اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مجلّہ دعوت اہل حدیث میں چھپ رہی ہے۔ جلد ہی کتابی شکل میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر قارئین کے ہاتھوں میں ہوگی۔ ان شاء اللہ

أُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَ لَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُنِی صَلاحًا

ہماری زیرنگرانی ادارہ انصار کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "اَلْأَرْبَعُوْنَ فِیْ فَضْلِ الدُّعَاءِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ أَهْلِ طَاعَتِہٖ أَجْمَعِیْنَ .

و کتبه
عبداللہ ناصر رحمانی
سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ ، وَ عَلٰى آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ ، وَ بَعْدُ!

(۱)...... بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ

دعا کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝﴾ [المومن: ٦٠]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ جو لوگ تکبر میں آ کر میری عبادت (دعا) سے منہ موڑتے ہیں وہ ذلیل وخوار ہوکر ضرور جہنم میں داخل ہوں گے۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝﴾

[البقرة: ١٨٦]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اے نبی! میرے بندے جب تم سے میرے متعلق پوچھیں (کہ اللہ دور ہے یا نزدیک؟ تو انہیں بتا دو) کہ میں ان سے قریب ہوں۔ جب کوئی دعا کرنے والا دعا کرتا ہے تو میں قبول کرتا ہوں۔ لہٰذا انہیں چاہیے کہ وہ بھی میرا حکم مانیں اور مجھ پر ہی ایمان لائیں شاید کہ وہ راہ راست پالیں۔''

① ((عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ

لَكُمْ ﴾)) [1]

''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دعا ہی عبادت ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ''تمہارا رب کہتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔''

۲ ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ شَیْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ .)) [2]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ عظمت والا کوئی عمل نہیں۔''

۳ ((عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ .)) [3]

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تقدیر کو دعا کے علاوہ کوئی چیز نہیں بدل سکتی اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کرسکتی۔''

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَهُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ اِلَى الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَ مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾﴾ [الرعد: ١٤]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''صرف اسی (اللہ) کو پکارنا برحق ہے۔ اللہ کے سوا جن ہستیوں سے یہ (مشرک) دعا مانگتے ہیں وہ ان کی دعاؤں کا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ ان سے دعا مانگنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلائے تا کہ پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے۔ حالانکہ پانی اس تک پہنچنے والا

---

1. صحیح سنن ابن ماجه، للالبانی، الجزء الثانی، رقم: ٣٠٨٦.
2. صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم: ٢٦٨٤.
3. صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثانی، رقم: ١٧٣٩.

نہیں ہے۔کافروں کی دعائیں بے کاراورعبث شے کے سوا کچھ بھی نہیں۔''

④ ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَ مِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ .)) [1]

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا نازل شدہ (آفات) اور جو ابھی نازل نہیں ہوئی سب کے لیے نفع بخش ہے لٰہذا اے اللہ کے بندو! دعا ضرور کیا کرو۔''

⑤ ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَ مَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِىْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَسْاَلَ الْعَافِيَةَ .)) [2]

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے لیے دعا کا دروازہ کھولا گیا (دعا کی توفیق دی گئی) اس کے لیے گویا رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور جو چیز اللہ سے مانگی جاتی ہے ان میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ عافیت ہے۔''

⑥ ((عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِیٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِیْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا .)) [3]

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب بڑا حیا کرنے والا اور سخی ہے جب بندہ اس کے حضور ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے۔''

---

[1] صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم: ٢٨١٣.

[2] سنن ترمذی، رقم: ٣٦١٦.

[3] صحیح سنن ابن ماجه، للالبانی، الجزء الاول، رقم: ٣١١٧.

(۲)...... بَابُ اَهَمِيَّةِ الدُّعَاءِ

دعا کی اہمیت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝۵۵ۚ﴾ [الاعراف: ۵۵]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعا مانگو وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

⑦ ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّهٗ مَنْ لَّمْ يَسْئَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ .)) [1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔''

(۳)......بَابُ آدَابِ الدُّعَاءِ

دعا کے آداب کا بیان

⑧ ((عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ: [اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ ارْحَمْنِیْ]، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَ صَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُهٗ . قَالَ: ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ صَلّٰى عَلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: اَيُّهَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ .)) [2]

---

[1] صحیح سنن الترمذی للالبانی، الجزء الثالث، رقم: ۲۶۸۶ .

[2] صحیح سنن الترمذی للالبانی، الجزء الثالث، رقم: ۲۷۶۵ .

''حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی (مسجد میں) داخل ہوا، نماز پڑھی اور دعا مانگنے لگا ''یا اللہ! مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم کر۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے نمازی! تو نے (دعا مانگنے میں) جلدی کی۔ جب نماز پڑھ چکو اور دعا کے لیے بیٹھو تو اللہ کی شایانِ شان حمد وثنا بیان کرو، پھر مجھ پر درود بھیجو، پھر اپنے لیے دعا کرو۔ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے نماز پڑھی اور (اس کے بعد) اللہ کی حمد وثنا بیان کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے نمازی! دعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی۔''

⑨ ((عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ وَ لَا يَقُوْلَنَّ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِيْ فَاِنَّهٗ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهٗ .)) [1]

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اللہ سے پختہ ارادے کے ساتھ دعا کرے اور یوں نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو عطا فرما۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی زبردستی نہیں کر سکتا۔ (جو اسے دعا قبول کرنے سے روک لے)۔''

⑩ ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: اُدْعُوا اللّٰهَ وَ اَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَ اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ .)) [2]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے مکمل یقین کے ساتھ دعا کرو اور یاد رکھو! اللہ تعالیٰ غافل اور بے دھیان

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب لیعزم المسئلة، رقم: ٦٣٣٨.

[2] صحیح سنن الترمذی للالبانی، الجزء الثالث، رقم: ٢٧٦٦.

دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔''

⑪ ((وَ عَنْ عَلِيّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰـهَ لَيَعْجَبُ اِلَى الْعَبْدِ اِذَا قَالَ: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ" قَالَ: عَبْدِیْ عَرَفَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ وَ يُعَاقِبُ.)) [1]

''حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ کہتا ہے: ''تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے میرے گناہ معاف فرما تیرے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں۔'' تو اللہ کو یہ بات بہت اچھی لگتی ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو معاف بھی کرتا ہے سزا بھی دیتا ہے۔''

⑫ ((عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ. وَ مَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ: اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ)) [2]

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ سے تین مرتبہ جنت مانگے (اس کے حق میں) جنت کہتی ہے: یا اللہ! اسے جنت میں داخل فرما۔ اور جو شخص تین مرتبہ آگ سے پناہ مانگے (اس کے حق میں) آگ کہتی ہے: یا اللہ! اسے آگ سے بچالے۔''

⑬ ((عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ.)) [3]

---

[1] سلسلة احاديث الصحيحة، رقم: ١٦٥٣.

[2] صحيح سنن ابن ماجه للالبانی، الجزء الثانی، رقم: ٣٠٥٠٢.

[3] صحيح سنن الترمذی للالبانی، الجزء الثالث، رقم: ٢٦٩٩.

”حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کا ذکر کرتے اور اس کے لیے دعا کرتے تو پہلے اپنے لیے دعا فرماتے۔“

⑭ ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ فِی الصَّلَاةِ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَ الْمَغْرَمِ .)) [1]

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (تشہد اور درود کے بعد) یہ دعا مانگتے: الٰہی! میں تیری جناب سے عذاب قبر، مسیح الدجال کے فتنے، موت وحیات کی آزمائش، گناہوں اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں۔“

⑮ ((عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ آمِيْنَ وَ لَكَ بِمِثْلٍ .)) [2]

”حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لیے غائبانہ دعا کرنے والے کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لیے کوئی بھلائی والی غائبانہ دعا کرتا ہے تو فرشتہ ”آمین“ (اللہ تیری دعا قبول کرے) کہتا ہے اور ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ تجھے بھی اللہ ویسی ہی بھلائی عطا کرے۔“

⑯ ((عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْاَلَ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ .)) [3]

---

[1] مختصر صحیح مسلم للالبانی، رقم: ٣٠٦.

[2] مختصر صحیح مسلم للالبانی، رقم: ١٨٨٢.

[3] سنن ترمذی، باب من أدعية النبي، رقم: ٣٦٠٤.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو اپنی ہر ضرورت اللہ سے مانگنی چاہیے حتیٰ کہ جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اسی سے مانگیں۔''

⑰ ((عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَ هُمْ اَلْفٌ وَ اَصْحَابُهٗ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ .)) [1]

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگ بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین مکہ پر ایک نظر ڈالی ان کی تعداد ایک ہزار تھی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعداد تین سو انیس تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور اپنے ہاتھ (اللہ کے حضور) پھیلا دیئے اور پکار کر دعا کرنے لگے۔''

(۴)...... بَابُ الْكَلِمَاتِ الَّتِىْ تُسْتَجَابُ بِهَا الدُّعَاءُ

ان کلمات کا بیان جن کے ذریعے دعا قبول کی جاتی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴﴾ [سورة الاخلاص]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے نام سے میں شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بے حد رحم کرنے والا ہے۔ اے میرے نبی! آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے، اس نے کسی کو پیدا نہیں کیا، اور نہ وہ پیدا کیا گیا ہے اور کوئی اس کا ہم سر نہیں۔''

---

[1] مختصر صحيح مسلم للالبانى، رقم: ١١٥٨.

⑱ ((عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ." فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمُ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ.)) [1]

"حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں تجھ سے اس لیے مانگتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا اور اس کی برابری کرنے والا کوئی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے وسیلے سے دعا مانگی ہے اور اسم اعظم کے وسیلے سے جب اللہ سے مانگا جاتا ہے تو وہ عطا فرماتا ہے اور جب اس سے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے۔"

⑲ ((عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ، ذُوالْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ.)) [2]

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یوں دعا مانگتے ہوئے سنا: یا اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ ہر طرح کی حمد تیرے ہی لیے سزاوار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، تو احسان فرمانے والا ہے، زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ اے بزرگی اور بخشش

---

[1] صحیح سنن ابن ماجه للالبانی، الجزء الاول، رقم: ۳۱۱۱.

[2] صحیح سنن ابن ماجه للالبانی، الجزء الاول، رقم: ۳۱۱۲.

کے مالک!'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اسم اعظم کے واسطے سے دعا مانگی ہے اور اسم اعظم وہ ہے جس کے وسیلہ سے دعا مانگی جائے تو قبول کی جاتی ہے جب اس کے واسطے سے سوال کیا جاتا ہے تو پورا کیا جاتا ہے۔''

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾﴾ [الانبياء: ٨٧-٨٨]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور یونس (علیہ السلام) جب اپنی قوم سے ناراض ہو کر چل دیئے، تو سمجھے کہ ہم ان پر قابو نہیں پائیں گے، پس انہوں نے تاریکیوں میں اپنے رب کو پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو تمام عیوب سے پاک ہے، میں بے شک ظالم تھا، تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کو غم سے نجات دی، اور ہم مومنوں کو اسی طرح نجات دیتے ہیں۔''

٢٠ ((عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: دَعْوَةُ ذِى النُّوْنِ اِذْ دَعَا رَبَّهٗ وَ هُوَ فِىْ بَطْنِ الْحُوْتِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ . فَاِنَّهٗ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِىْ شَىْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ .)) [1]

''حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مچھلی والے (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی ''تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو (ہر خطا سے) پاک ہے میں ظالموں میں سے ہوں'' اس دعا کے واسطے سے جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے اللہ قبول فرماتا ہے۔''

٢١ ((عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ

[1] صحيح سنن الترمذى للالبانى، الجزء الثالث، رقم: ٢٧٨٥.

تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ، اَوْ قَالَ: ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهٗ.)) [1]

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات میں جاگے اور (یہ کلمات) کہے: ''اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اس کے لیے ہے حمد کے لائق وہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ پاک ہے حمد اللہ ہی کے لیے، اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اللہ کی توفیق سے ہی ملتی ہے۔'' ان کلمات کے بعد پھر یہ کہے: ''اے میرے رب! مجھے بخش دے۔'' یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو نماز قبول کی جائے گی۔''

(۲۲) ((عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَلِظُّوْا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ.)) [2]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (دعا کرتے ہوئے) یا ذوالجلال والاکرام کے الفاظ لازم پکڑو۔''

(۵)...... بَابُ الْاَوْقَاتِ الَّتِيْ تُسْتَجَابُ فِيْهَا الدُّعَاءُ

قبولیت دعا کے اوقات کا بیان

(۲۳) ((عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ

[1] صحيح بخاری، كتاب التهجد، رقم: ١١٥٤.

[2] صحيح سنن الترمذی للالبانی، الجزء الثالث، رقم: ٢٧٩٧.

وَ تَعَالٰی کُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْآخِرِ یَقُوْلُ: مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاسْتَجِیْبُ لَهٗ مَنْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ .)) [1]

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارا رب (ہر رات) جب آخر تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو آسمان دنیا پر اترتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون مجھ سے مانگتا ہے میں اس کو دوں۔ کون مجھ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہے کہ میں اس کے گناہ معاف کر دوں۔“

(۲۴) ((عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، یَقُوْلُ: اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الْآخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَکُوْنَ مِمَّنْ یَذْکُرُ اللّٰهَ فِیْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَکُنْ .)) [2]

”حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”رات کے آخری حصہ میں رب تعالیٰ اپنے بندے کے بہت قریب ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر اس وقت اللہ کو یاد کرنے والوں میں شامل ہونے کی ہمت کر سکو تو کرو۔“

(۲۵) ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَ هُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ .)) [3]

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سجدہ

---

[1] مختصر صحیح بخاری للزبیدی، رقم: ٦٠٦ .

[2] صحیح سنن الترمذی للالبانی، الجزء الثالث، رقم: ٢٨٣٣ .

[3] مختصر صحیح مسلم للالبانی، رقم: ٢٩٨ .

کی حالت میں بندہ اپنے رب سے بہت قریب ہوتا ہے لہٰذا سجدہ میں کثرت سے دعا کیا کرو۔''

(۲۶) ((عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ: الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَ عِنْدَ الْبَاْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا .)) [1]

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو دعائیں ردّ نہیں کی جاتیں ایک اذان کے بعد، دوسری لڑائی کے وقت جب (دونوں لشکر) ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں۔''

(۲۷) ((عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثِنْتَانِ مَا تُرَدَّانِ: الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَ تَحْتَ الْمَطَرِ .)) [2]

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو وقت کی دعائیں ردّ نہیں کی جاتیں یا بہت ہی کم ردّ کی جاتی ہیں (پہلی) اذان کے بعد اور (دوسری) بارش نازل ہوتے وقت۔''

(۲۸) ((عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: قَالَ: خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ خَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .)) [3]

''حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ (شعیب کے) دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین دعا عرفہ کے دن کی

[1] صحيح سنن ابی داود للالبانی، الجزء الثانی، رقم: ٢٢١٥ .

[2] سلسلة احاديث الصحيحة، رقم: ١٤٦٩ .

[3] صحيح سنن الترمذی للالبانی، الجزء الثالث، رقم: ٢٨٣٧ .

دعا ہے اور بہترین دعا جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے مانگی، وہ یہ ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے حمد اسی کے لیے سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

(۲۹) ((عَنْ اَبِی مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّھَارِ وَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا .)) [1]

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرے (تو اس کی توبہ قبول فرمائے) پھر دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرے (تو اس کی توبہ قبول فرمائے) حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے (یعنی قیامت قائم ہو جاء)۔''

(٦)...... بَابُ الَّذِیْنَ تُسْتَجَابُ دُعَاءُھُمْ

ان لوگوں کا بیان جن کی دعا قبول کی جاتی ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَھَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾﴾ [ابراھیم: ٣٩-٤١]

اللہ تعالیٰ نے (ابراہیم علیہ السلام کی زبان پر) ارشاد فرمایا: ''ساری تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے بڑھاپے میں مجھے اسماعیل واسحاق عطا کیا ہے، بے شک میرا رب دعاؤں کو خوب سننے والا ہے۔ اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو

[1] مختصر صحیح مسلم للالبانی، رقم: ١٩٢١.

نماز کا پابند بنا دے، اے ہمارے رب! اور میری دعا کو قبول فرما لے، اے ہمارے رب! تو مجھے اور میرے والدین کو اور مومنوں کو اس دن معاف کر دے جب حساب ہوگا۔“

٣٠ ((عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلاثُ دَعْوَاتٍ یُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِیْهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَ دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَ دَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ .)) [1]

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین (آدمیوں) کی دعا قبول کی جاتی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی دعا اپنی اولاد کے حق میں۔“

٣١ ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: اَلْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْحَاجُّ وَ الْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰهِ دَعَاهُمْ فَاَجَابُوْهُ وَ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ .)) [2]

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے، حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں۔ اللہ نے انہیں بلایا تو وہ آ گئے لہٰذا اب وہ اللہ سے سوال کریں گے تو اللہ انہیں عطا فرمائے گا۔“

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ۝٢٤﴾

[بنی اسرائیل: ٢٤]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور دعا کیا کرو کہ اے میرے رب! جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری پرورش و پرداخت کی تھی تو ان پر رحم فرما دے۔“

---

[1] صحیح سنن ابن ماجه للالبانی، الجزء الثانی، رقم: ٣١١٥ .

[2] صحیح سنن ابن ماجه للالبانی، الجزء الثانی، رقم: ٢٣٣٩ .

(٣٢) ((عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ! أَنّٰى لِیْ هٰذِهٖ؟ فَيَقُوْلُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ.)) [1]

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نیک آدمی کا جنت میں درجہ بلند فرماتا ہے تو آدمی عرض کرتا ہے اے میرے رب! میرا درجہ کیسے بلند ہوا؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، تیرے لیے تیرے بیٹے کے استغفار کرنے کے سبب۔‘‘

(٣٣) ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ.)) [2]

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ مصیبتوں اور تکلیفوں میں اللہ اس کی دعا قبول فرمائے اسے چاہیے کہ خوشحالی کے وقت کثرت سے دعا کیا کرے۔‘‘

(٣٤) ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ لَا تُرَدُّ: دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَ دَعْوَةُ الصَّائِمِ وَ دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ.)) [3]

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعا ردّ نہیں کی جاتی، باپ کی، روزہ دار اور مسافر کی۔‘‘

(٣٥) ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: خَمْسُ دَعْوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَ دَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَ دَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ وَ دَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَأَ

---

[1] مشكوة المصابيح للالبانی، الجزء الثانی، رقم: ٢٣٥٤.

[2] صحيح سنن الترمذی للالبانی، الجزء الثالث، رقم: ٢٦٩٢.

[3] سلسلة احاديث الصحيحة للالبانی، الجزء الرابع، رقم: ١٧٩٧.

وَ دَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَ اَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعْوَاتِ اِجَابَةً دَعْوَةُ الْاَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ .)) [1]

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ دعائیں قبول کی جاتی ہیں: (۱) مظلوم کی دعا یہاں تک کہ بدلہ نہ لے لے، (۲) حاجی کی دعا یہاں تک کہ (گھر) واپس لوٹے، (۳) مجاہد کی دعا یہاں تک کہ وہ جہاد سے فارغ ہو جائے، (۴) مریض کی دعا یہاں تک کہ ٹھیک ہو جائے اور (۵) بھائی کی بھائی کے لیے غائبانہ دعا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ارشادان تمام دعاؤں میں سے جلدی قبول ہونے والی دعا بھائی کی بھائی کے لیے غائبانہ دعا ہے۔''

(۷)...... بَابُ الَّذِيْنَ لَا تُسْتَجَابُ دُعَاءُهُمْ

ان لوگوں کا بیان جن کی دعا قبول نہیں کی جاتی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝١٧٢﴾ [البقرة: ١٧٢]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! ہماری عطا کردہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکرادا کرو، اگر تم واقعی صرف اس کی عبادت کرتے ہو۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝٥١﴾ [المومنون: ٥١]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے میرے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو، بے شک میں تمہارے کرتوتوں کو خوب جانتا ہوں۔''

(۳۶) ((عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ

[1] مشکوة المصابيح للالبانی، الجزء الثانی، رقم: ٢٢٦٠، كنز العمال، رقم: ٣٣٠٩.

الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ ﴿يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۟﴾ وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَ مَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَ مَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَ مَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَ غُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ .))[1]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک کے سوا کوئی چیز قبول نہیں کرتا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ایسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم رسولوں کو دیا چنانچہ ارشاد فرمایا: اے رسولو! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ اور اللہ ارشاد فرماتا ہے: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! کھاؤ اس پاک رزق سے جو ہم نے تم کو دیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کر کے غبار آلود، پراگندہ بالوں کے ساتھ (حج) کے لیے آتا ہے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر دعا کرتا ہے: اے میرے رب! اے میرے رب! اور حال یہ ہے کہ اس کا کھانا، پینا اور پہننا سب حرام مال سے ہے۔ حرام مال سے ہی پرورش کیا گیا ہے۔ ایسے شخص کی دعا کیسے قبول کی جائے گی۔"

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۟﴾

[النمل: ٦٢]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "یا وہ ذات بہتر ہے جسے پریشان حال جب پکارتا ہے تو وہ اس کی پکار کا جواب دیتا ہے اور اس کی تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین میں جانشین بناتا ہے، کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی یہ کام کرتا ہے، لوگو! تم بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو۔"

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، رقم: ٢٣٤٦ ـ سنن ترمذی، رقم: ٢٩٨٩ ـ مسند احمد: ٣٢٨/٢.

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾ ﴾ [بنی اسرائیل: ۳۲]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور زنا کے قریب نہ جاؤ، بلاشبہ وہ بڑی بے شرمی کا کام، اور برا راستہ ہے۔''

۳۷ ((عَنْ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: تُفْتَحُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ فَيُنَادِیْ مُنَادٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهٗ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطٰى، هَلْ مِنْ مَكْرُوْبٍ فَيُفَرَّجُ عَنْهُ فَلَا يَبْقٰى مُسْلِمٌ يَدْعُوْ بِهٖ بِدَعْوَةٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ اِلَّا زَانِيَةً تَسْعٰى بِفَرْجِهَا اَوْ عَشَّارًا .)) [1]

''حضرت ابو العاص ثقفی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (روزانہ) آدھی رات کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک پکارنے والا (فرشتہ) پکارتا ہے کوئی دعا کرنے والا ہے جس کی دعا قبول کی جائے۔ کوئی سوال کرنے والا ہے جس کا سوال پورا کیا جائے۔ کوئی مصیبت زدہ ہے (جو مصیبت دُور کرنے کی دعا کرے اور) اس کی مصیبت دور کی کر دی جائے؟ اللہ تعالیٰ عزوجل ہر دعا کرنے والے مسلمان کی دعا (نصف شب) قبول فرماتا ہے سوائے زانیہ کے جو اپنی شرم گاہ کے ذریعے (غیر مرد کو) سیراب کرتی ہے اور زبردستی ٹیکس وصول کرنے والے کے۔''

(۸)...... بَابُ مَكْرُوْهَاتِ الدُّعَاءِ وَ مَمْنُوْعَاتِهَا

دعا میں مکروہ اور ممنوع امور کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

[1] سلسلة احاديث الصحيحة، رقم: ۱۰۷۳.

وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَ بَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِیۡرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَ الۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیۡكُمۡ رَقِیۡبًا ﴿۱﴾

[النساء: ١]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو (دنیا میں) پھیلا دیا اور اس اللہ سے ڈرو، جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور قطع رحمی سے بچو، بے شک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسۡتَمِعُوۡا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ لَنۡ یَّخۡلُقُوۡا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجۡتَمَعُوۡا لَهٗ ؕ وَ اِنۡ یَّسۡلُبۡهُمُ الذُّبَابُ شَیۡـًٔا لَّا یَسۡتَنۡقِذُوۡهُ مِنۡهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الۡمَطۡلُوۡبُ ﴿۷۳﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدۡرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیۡزٌ ﴿۷۴﴾

[الحج: ٧٣]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''لوگو! ایک مثال دی جاتی ہے غور سے سنو، اللہ کو چھوڑ کر جن معبودوں کو تم پکارتے ہو وہ سب مل کر ایک مکھی بھی پیدا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اسے چھڑا بھی نہیں سکتے۔ مدد چاہنے والے بھی کمزور اور جن سے مدد چاہی جاتی ہے وہ بھی کمزور۔ ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کے پہچاننے کا حق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قوت اور عزت والا تو اللہ ہی ہے۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مَا یَمۡلِكُوۡنَ مِنۡ قِطۡمِیۡرٍ ﴿ؕ۱۳﴾ اِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ لَا یَسۡمَعُوۡا دُعَآءَكُمۡ ۚ وَ لَوۡ سَمِعُوۡا مَا اسۡتَجَابُوۡا لَكُمۡ ؕ وَ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ یَكۡفُرُوۡنَ بِشِرۡكِكُمۡ ؕ وَ لَا یُنَبِّئُكَ مِثۡلُ خَبِیۡرٍ ﴿۱۴﴾

[فاطر: ١٣-١٤]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کو چھوڑ کر جنہیں تم پکارتے ہو وہ ایک پر کاہ (تنکا) کے بھی مالک نہیں اگر انہیں پکارو تو وہ تمہاری دعائیں سن نہیں سکتے اور اگر سن لیں تو ان کا کوئی جواب نہیں دے سکتے اور قیامت کے روز وہ تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے۔ حقیقت حال کی ایسی صحیح خبر تمہیں ایک خبردار کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝٢٠ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝٢١﴾

[النحل: ٢٠-٢١]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں وہ کسی بھی چیز کے خالق نہیں بلکہ خود مخلوق ہیں، مردہ نہ کہ زندہ اور انہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ (دوبارہ) کب اٹھائے جائیں گے۔''

٣٨ ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَ قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ يَسْتَجِيْبُ لِیْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَ يَدَعُ الدُّعَاءَ.)) [1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہیں مانگتا یا جلدی نہیں کرتا۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جلدی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا مانگنے والا کہے میں نے دعا مانگی پھر مانگی لیکن مجھے دعا قبول ہوتی نظر نہیں آتی اور اس پر تھک ہار کر دعا کرنا چھوڑ دے۔''

٣٩ ((عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ مَاتَ وَ هُوَ

[1] مختصر صحیح مسلم للالبانی، رقم: ١٨٧٧.

يَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ .))[1]

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرا کہ دعا میں اللہ کے سوا کسی دوسرے کو شریک کرتا تھا آگ میں داخل ہوگا۔''

(۹)...... بَابُ اَوْجهِ اِجَابَةِ الدُّعَاءِ

قبولیت دعا کی مختلف صورتوں کا بیان

(۴۰) ((عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَیْسَ فِیْهَا اِثْمٌ وَ لَا قَطِیْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدٰی ثَلَاثٍ اِمَّا اَنْ تُعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتُهٗ وَ اِمَّا اَنْ یَدَّخِرَهَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ وَ اِمَّا اَنْ یَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا . قَالُوْا: اِذًا نُکْثِرُ، قَالَ: اَللّٰهُ اَکْثَرُ .))[2]

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان دعا کرتا ہے جس میں گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ایک اسے ضرور عطا فرماتا ہے۔ (۱) یا تو دعا کے مطابق اس کی خواہش پوری کر دی جاتی ہے (۲) یا اس کی دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ اجر بنا دیتا ہے (۳) یا دعا کے برابر اس سے کوئی مصیبت ٹال دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (یہ سن کر) عرض کیا: تب تو ہم کثرت سے دعا کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے خزانے بہت زیادہ ہیں۔''

و صلی اللّٰہ تعالٰی علی خیر خلقه محمد و آله و صحبه أجمعین .

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان و النذور، باب اذا قال و اللہ لا اتکلم الیوم، رقم: ٦٦٨٣ .

[2] مسند أحمد: ۱۸/۳۔ مشکوۃ المصابیح للالبانی، رقم: ۲۲۵۹۔ شیخ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

١ـ قرآن حکیم .

٢ـ الجامع الصحیح المسند ، للإمام محمد بن إسماعیل البخاری ، و معه فتح الباری ، المکتبة السلفیة ، دار الفکر ، بیروت .

٣ـ الجامع الصحیح للإمام محمد بن عیسی الترمذی ، تحقیق: الشیخ أحمد شاکر ، مطبعة مصطفی البابی الحلبی ، القاهرة ، ١٣٩٨هـ .

٤ـ السنن لأبی داود سلیمان بن الأشعث السجستانی (ت ٢٧٥هـ) ، دار إحیاء السنة النبویة ، القاهرة .

٥ـ السنن لعبداللّٰه محمد بن یزید القزوینی ، ابن ماجه (ت ٢٧٣هـ) ، تحقیق: محمد فؤاد عبدالباقی ، مطبعة الحلبی ، القاهرة .

٦ـ المستدرک علی الصحیحین لأبی عبداللّٰه محمد بن عبداللّٰه الحاکم النیسابوری (ت ٤٠٥هـ) طبعة مصورة عن الطبعة الهندیة ، دار الکتاب العربی ، بیروت .

٧ـ المسند للإمام أحمد بن حنبل ، المکتب الإسلامی ، بیروت ، ١٣٩٨هـ .

٨ـ سلسلة الأحادیث الصحیحة للألبانی ، طبعة مکتبة المعارف ، الریاض .

٩ـ صحیح الجامع الصغیر للألبانی ، طبعة المکتب الإسلامی .

١٠ـ صحیح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج ، تحقیق: محمد فؤاد عبدالباقی ، دار إحیاء التراث ، بیروت .

١١ـ مجمع الزوائد و منبع الفوائد، للحافظ نور الدین الهیثمی، منشورات دار الکتاب العربی، بیروت، ١٤٠٢هـ.

١٢ـ مشکوة المصابیح للتبریزی، تحقیق نزار تمیم و هیثم نزار تمیم، طبعة شرکة دار الأرقم بن أبی الأرقم، بیروت.